# اظہارِ تشکر

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الأمین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ﴿ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ﴾ بیحد حمد وشکر اس ذاتِ باریِ تعالیٰ کے لیے لائق ہے، جس کے بے پایاں انعامات و اکرامات سے ہم فیضیاب ہورہے ہیں، اس ذاتِ واحد کی کرم نوازی ہے جس نے اس پسماندہ وڈورافتادہ علاقے میں دعوتی و اصلاحی ششماہی مجلّہ التراث کو اپنے اجراء کے سات سال مکمل کرنے کی توفیق بخشی، جو صحافتی خدمات کے لیے درکار وسائل اور علمی تحقیق وقلمکاری کی عمیق صلاحیت وتجربے کے فقدان کے باوجود آب وتاب سے شائع ہوکر قارئین اور بہی خواہوں سے دادِ تحسین بھی وصول کرتا رہا۔ ﴿ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء﴾

یہ کامرانی مجلس ادارت سے منسلک احباب اور مضمون نگار حضرات کے اخلاص، اراکین جماعت اور روز افزوں بڑھتے ہوئے مخلص قارئین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست  تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

ناسپاس گزاری ہوگی اگر مؤقر جماعتی ہفت روزہ "الاعتصام" کی انتظامیہ خاصکر بزرگ صحافی اور نامور شاعر علیم ناصری حفظہ اللہ کا شکریہ ادا نہ کیا جائے۔ کہ ان سب مخلصین نے ہمارے اس صحافتی تجربے کو پروان چڑھانے کے لیے محض رضائے الٰہی کی خاطر ہر ممکن تعاون جاری رکھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جبکہ بعض معاصر جماعتی رسائل نے روز اول ہی سے رقیبانہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے پہلے شمارے پر تبصرہ کرنا تک گوارا نہ کیا، جبکہ ہم اپنے تئیں مشورے اور تبصرے کے محتاج گردانتے تھے۔ ہم ان رسائل کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بے رخی کے بل بوتے پر ہمیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی امنگ دیتے ہوئے زبانِ حال سے یہ پیغام بھیجا:

"یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے"

ایک ہفت روزے نے تو التراث کے مضامین چپکے سے شائع تو کردیے، مگر "بشکریہ التراث" کے تین لفظ تحریر کرنے کی زحمت بھی نہ اٹھائی۔ صحافتی ضابطہ اخلاق کے اس مسلمہ نکتے کو درخورِ اعتنا نہ سمجھنے کے باوجود ہم ان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے التراث کے پیغامِ حق کو اپنے حلقہ قارئین تک پہنچایا۔

ان معروضات کا مقصد شکوہ شکایت نہیں، بلکہ صرف اس سات سالہ دور میں بیتے ہوئے تلخ وشیریں یادوں کا تذکرہ ہے۔

ساتھ ہی ہم ان جماعتی اخبارات وجرائد کے شکرگزار ہیں، جنہوں نے 13 جنوری 2005 کو سکردو میں ہونے والی دہشت گردانہ وارداتوں پر اداریے، مراسلے اور تصاویر شائع کر کے اپنے ہم عقیدہ بھائیوں کے دکھ درد میں شرکت کی۔

آمدم برسر مطلب!! مجلہ التراث کے قارئین کرام اور بہی خواہ اپنی اصلاحی تجاویز، حوصلہ افزائی اور پذیرائی کے ساتھ یہ پیہم اصرار بھی کرر ہے تھے کہ التراث کو کم از کم سہ ماہی کر دیا جائے۔ ان کا یہ مطالبہ معقول تھا کیونکہ دورانیے کا طول قارئین کو قسط وار مضامین میں ربط ڈھونڈنے کی الجھن میں ڈالتا ہے۔

ان وجوہات کے پیش نظر جمعیت اہل حدیث بلتستان کی مجلس شوریٰ نے سال رواں کی پہلی میٹنگ میں تمام تر جماعتی مشکلات کے باوصف مجلہ التراث کو "سہ ماہی" کرنے کی منظوری دی۔

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ سیاچن اور کے ٹو کی وادیوں سے پھوٹنے والی ان کرنوں کی ضوفشانی میں روز بروز اضافہ فرمائے اور اس ادارے کو دعوت واصلاح کا علمبردار بنائے۔ **إنه سميع قريب مجيب**

# بلتستان میں سیلاب کی آزمائش

اتوار 26 جون کو دھماکہ خیز آوازوں کے ساتھ ضلع گنگچھے کے گاؤں کورو کے نالے سے سیلاب آیا، جس نے رفتہ رفتہ دریائے شیوک پر ایک مضبوط بند کی صورت اختیار کر لی۔ اور دریا منجر کی وسیع آبادی میں داخل ہو گیا۔ سیلابی ریلے سے محلہ کورو کے 56 گھر ملیا میٹ ہو گئے اور دریائے شیوک کے راستہ بدلنے سے منجر کے تقریباً 50 رہائشی مکانات اور سینکڑوں کنال زرعی اراضی فصلوں اور درختوں سمیت بہ گئیں۔ اللہ کا کرم ہے کہ یہ سیلاب بتدریج آیا، جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے اہل وعیال، اکثر مویشی اور ضروری گھریلو ساز وسامان محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا موقع ملا۔

سب سے زیادہ دکھ اس بات کا ہے کہ منجر کی آبادی میں حال ہی میں قائم شدہ جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی کی عمارتیں: جامع مسجد، كلية الحديث، كلية الشريعة اور دار الایتام سب شدید خطرے کی زد میں ہیں۔ اس سانحے کی وجہ سے جامعہ دار العلوم میں چھٹی کا اعلان ہوا اور ششماہی امتحانات ملتوی ہو گئے۔ گراؤنڈ سے دریا کا پانی گزر رہا ہے، لیکن جامعہ کی تمام عمارتیں تادم تحریر قائم ودائم ہیں۔ **أقامها الله وأدامها**

یہ سانحہ بالکل غیر متوقع طور پر ایک چھوٹے سے نالے کے ذریعے واقع ہوا، جہاں عام طور پر قلت آب کی شکایت